سلسلة مطوية بالأردو (162)

چھوٹے بچوں کی تربیت کیسے کریں؟

(کیف نربي الناشئين؟)

إعداد
ندیم أختر سلفی
داعية هندي بجمعية الدعوة والإرشاد
وتوعية الجاليات بحوطة سدير

جمعية الدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات في حوطة سدير
تحت إشراف وزارة الشؤون الإسلامية والدعوة والإرشاد

ساتھیو! آپ جانتے ہیں کہ اولاد اللہ کی طرف سے ایک نعمت ہے،ایک احسان ہے اور والدین کے لئے دنیاوی زندگی کی زینت ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:(الْمَالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا)(سورة الکہف:46) (ترجمہ: مال اور اولاد دنیا کی ہی زینت ہے)۔ اگر کسی ایمان والے کو اللہ نے اولاد سے نوازا ہے تو یہ اولاد اس کے لئے آزمائش اور امتحان ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:(إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ)(سورة التغابن:15) (ترجمہ: تمہارے مال اور اولاد تو سراسر تمہاری آزمائش ہیں)،صراط مستقیم اور دین پر اس کی صحیح تربیت کے ساتھ ساتھ ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ اس نعمت پر اللہ کی تعریف کرے، اور اپنے رب کا شکر بجالائے۔ اگر ہم رسول کی سنت اور صحیح احادیث پر غور کریں گے تو ہمیں نبی کی طرف سے چھوٹے بچوں کی صحیح تربیت کا کئی ایک نمونہ ملے گا،بچپن سے ہی اللہ کے رسول ان کی رہنمائی کرتے،انہیں اللہ کی طرف بلاتے۔ جیسا کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میں سواری پر اللہ کے رسول کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا،آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (يا غُلامُ إنِّي أعلِّمُكَ كلِماتٍ ، احفَظِ اللَّهَ يحفَظكَ ، احفَظِ اللَّهَ تَجِدْهُ تجاهَكَ ، إذا سأَلتَ فاسألِ اللَّهَ ، وإذا استعَنتَ فاستَعِن باللَّهِ ، واعلَم أنَّ الأمَّةَ لو اجتَمعت علَى أن ينفَعوكَ بشَيءٍ لم ينفعوكَ إلَّا بشيءٍ قد كتبَهُ اللَّهُ لَكَ ، ولو اجتَمَعوا على أن يضرُّوكَ بشَيءٍ لم يَضرُّوكَ إلَّا بشيءٍ قد كتبَهُ اللَّهُ عليكَ ، رُفِعَتِ الأقلامُ وجفَّتِ الصُّحفُ) (ترمذی ح:2516،احمد ح:2669) (ترجمہ: اے لڑکے! میں تمھیں کچھ باتیں سکھانا چاہتا ہوں،اللہ (کے حقوق) کی حفاظت کرو، اللہ تمہاری حفاظت کرے گا، تم اللہ (کے حقوق) کا خیال رکھو، اللہ کو اپنے سامنے پاؤ گے،جب مانگو تواللہ ہی سے مانگو ، اور جب مدد طلب کرو تو اللہ ہی سے مدد طلب کرو، اور اس بات کو جان لو کہ اگر سب مل کر بھی تمھیں فائدہ پہنچانا چاہیں تو تمھیں اتنا ہی فائدہ پہنچا سکتے ہیں جتنا اللہ نے تمہارے لئے لکھ دیا ہے، اور اگر سب مل کر بھی تمھیں نقصان پہنچانا چاہیں تو تمھیں اتنا ہی نقصان پہنچا سکتے ہیں جتنا اللہ نے تمہارے لئے لکھ دیا ہے، قلم اٹھالئے گئے ہیں اور صحیفے خشک ہو چکے ہیں)۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ایک جملے سے بچوں کی دینی تربیت اور اس کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے ، حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ آپ بچوں کو توحید اور عقیدے کی تعلیم دیتے تھے۔ اسی طرح عمربن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے: (كُنْتُ فِي حِجْرِ رَسولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عليه وَسَلَّمَ، وَكَانَتْ يَدِي تَطِيشُ فِي الصَّحْفَةِ، فَقالَ لِي: يا غُلَامُ، سَمِّ اللَّهَ، وَكُلْ بيَمِينِكَ، وَكُلْ ممَّا يَلِيكَ) (بخاری ح:5376، مسلم ح:2022) (ترجمہ:میں بچہ تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش میں تھا، (کھاتے وقت) میرا ہاتھ برتن میں چاروں طرف گھوما کرتا تھا، اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: "بچے! بسم اللہ پڑھ لیا کرو، داہنے ہاتھ سے کھایا کرو اور اپنے سامنے سے کھایا کرو")۔

بچوں کی تربیت کا یہ انداز بڑا ہی پیارا ہے جو ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا ہے، یہ حدیث ہمیں بتلاتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بچو کی تربیت سے کبھی غافل نہیں رہتے۔

اسی طرح ایک لونڈی کا قصہ جس کے مالک نے ایک بکری کے غائب ہونے پر اسے تھپڑ ماردیا تھا، مالک کو اس پر افسوس ہوا اور وہ اسے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آیا ، جب وہ نبی کے پاس آئی تو آپ نے اس سے سوال کیا کہ اللہ کہاں ہے؟آپ نے اس سے اللہ کے بارے میں پوچھا تو اس نے جواب دیا کہ اللہ آسمان میں ہے، پھر آپ نے پوچھا کہ میں کون ہوں؟ تو اس نے جواب دیا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، یہ جواب سن کر آپ نے اس کے مالک سے کہا کہ اسے آزاد کردو یہ ایمان والی ہے۔(دیکھئے: صحیح مسلم ح: 537بروایت معاویہ بن الحکم السلمی رضی اللہ عنہ)۔

تربیت کا پہلو دیکھئے کہ لونڈی سے جو سوال کئے گئے وہ سب عقیدے سے تعلق رکھتے ہیں ، کوئی اور بھی سوال پوچھا جاسکتا تھا،لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عقیدے کو ترجیح دے کر دنیا کو یہ بتلا دیا کہ کس طرح بچوں کی تربیت کی جاتی ہے۔

اسی طرح حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی وہ روایت جس میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے تو میں نے اور ایک یتیم نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی اور ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ہمارے پیچھے تنہا نماز پڑھی۔(دیکھئے: بخاری ح:727)،آپ چاہتے تھے کہ نیکی پر ،نماز پر ، قیام اللیل پر اور نوافل پر بچوں کی تربیت کی جائے۔

سلف صالحین صحابہ اور تابعین نے بھی تربیت کا یہی انداز اپنایا،وہ بچوں کو دین کی باتیں سکھاتے اور سمجھاتے،خیر کی طرف ان کی رہنمائی کرتے بعض روایت میں ہے کہ وہ بچوں کو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کی تعلیم دیتے،اور خلیفہ ابو بکر وعمر (رضی اللہ عنہما) سے محبت کی تعلیم دیتے،وہ جس طرح قرآن کی سورتوں کو یاد کرواتے اسی طرح ان لوگوں سے بھی محبت کرنے کی تعلیم دیتے ، وہ قرآن کی چھوٹی چھوٹی سورتوں کو یاد کرواتے اور اختصار کے ساتھ ان کے معانی بھی بتلاتے تھےتاکہ اللہ رسول،قرآن اور صحابہ کی محبت و عظمت بچوں کے دلوں میں قائم رہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی سے تربیت کا ایک انوکھا نمونہ دیکھئے کہ جب آپ بچوں کے پاس سے گزرتے تو انہیں سلام کرتےجیسا کہ حدیث میں آیا ہے،اسی طرح بچوں کے ساتھ آپ دل بھی بہلایا کرتے ایک مرتبہ ایک چھوٹے صحابی جو حضرت انس کے سوتیلے بھائی تھے جنہیں ابو عُمیر سے پکارا جاتا تھا آپ نے پوچھا کہ اے ابو عُمیر تمہارا نُغیرکہاں ہے؟ (نُغیر ایک پرندہ تھا گوریّا کی طرح جس سے وہ چھوٹے صحابی کھیلا کرتےجو بعد میں مرگیا تھا)،حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کبھی کبھی آپ وقتِ نماز ہمارے گھر آتے اور فرش کی صفائی کے بعد نماز کے لئے کھڑے ہوتے اور ہم آپ کے پیچھے ہوتے اور ہمیں نماز پڑھاتے۔ (دیکھئے: بخاری ح: 6203،مسلم ح: 2150)۔

ساتھیو! اپنے بچوں کے تئیں یہی ہم پر واجب ہے کہ ہم ان کی تربیت کا خوب اہتمام کریں، ہم اپنے بچوں کو یونہی سڑکوں پر گھومتا ہوا نہیں چھوڑ سکتے، ان کی تربیت ہماری اہم ذمہ داری ہے،ہم ان سے کسی طور پر غافل نہیں ہوسکتے،ہم کہیں بھی رہیں ان کی دینی تربیت کی ذمہ داری کا احساس ہمیشہ ہمارے دلوں میں زندہ رہنا چاہئے، عقیدے کی تعلیم، نماز کی حفاظت پڑوسیوں کا احترام،اچھے اخلاق ، بڑوں کی تعظیم جیسے عمدہ اخلاق پر ہم اپنے بچوں کی تربیت کریں، جب ہم بچپن سے انہیں ان چیزوں کا عادی بنائیں گے تو بڑے ہوکر یہ خود بخود عملی طور پر انجام دیں گے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے : (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ)(سورۃالتحریم:06)(ترجمہ:اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان ہیں اور پتھر)،یعنی انہیں تعلیم دو اور ادب سکھاؤ،یہ ہم پر بہت بڑی ذمہ داری ہے،ان کے دلوں میں عقیدے کی بیج ڈالیں،دین کی محبت ڈالیں،انہیں بڑے بزرگوں کا احترام اور علماء کی عزت کرنا سکھائیں۔ دعا ہے کہ اللہ ہمیں اخلاص کے ساتھ اپنے بچوں کی تربیت کی توفیق عطا فرمائے۔